



## سوال

قرآن مجید کی بات عقل کے خلاف ہونیکے وقت فیصلہ کی صورت

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں ہے :

أَفَلَا تَنْظُرُونَ - أَمْ عَلَى قُلُوبِ أَفْقَالِنَا

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کو بھی عقل ہی سے پرکھنا چاہیے۔ اگر خدا نخواستہ قرآن مجید کی کوئی بات ہماری سمجھ میں نہ آئے یا ہم اسے اپنی عقل کے خلاف سمجھیں تو فیصلہ کی کیا صورت ہوگی؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوال دو ہیں۔ ایک یہ کہ سمجھ میں نہ آئے۔ ایک یہ کہ عقل کے خلاف ہو۔ سمجھ میں نہ آنے سے کسی چیز کا انکار نہیں ہو سکتا۔ اس کے متعلق قرآن مجید کا فیصلہ موجود ہے

قُلْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا لَمْ يُخَيِّطُوا بِعِلْمِهِ -- سورة یونس 39

بلکہ انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا جس کے علم کا انہوں نے احاطہ نہیں کیا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے ہم روح کو جھٹلا دیں۔ صرف اس کی بناء پر کہ ہمیں اس کی حقیقت معلوم نہیں۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جب تک کسی چیز کی حقیقت معلوم نہ ہو تو اس کا انکار عقل کی کمزوری ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ قرآن مجید کی کوئی بات عقل کے خلاف ہو اس کا جواب یہ ہے کہ کئی دفعہ انسان اپنی کمزوری سے کسی بات کو اپنی عقل کے خلاف سمجھ لیتا ہے اور واقعہ میں وہ عقل کے خلاف نہیں ہوتی۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کفار کہتے تھے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہڈی بوسیدہ ہو کر خاک میں مل جائے اور پھر وہ دوبارہ انسان بن جائے جیسے اللہ تعالیٰ سورہ یس میں فرماتے ہیں :

قَالَ مَنْ مِّنْ مِّنْجِي الْعِظَامِ وَهِيَ رَمِيمٌ -- سورة یس 78

”یعنی انسان کہتا ہے کہ ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے جس حالت میں کہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں“



البتہ کوئی بات ہر ایک کی عقل کے خلاف ہو تو اس کو چھٹلایا جاسکتا ہے مگر قرآن مجید میں کوئی ایسی بات نہیں۔

ہذا ما عنہم والی اللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج 1 ص 197